سیرتِ معصومین علیہم السلام
احسن المقال جلد اوّل
ترجمہ
منتھی الآمال
مؤلف
ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمیؒ
ترجمہ
مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ
تصحیح
مولانا غلام رضا ناصر نجفی
ناشر
مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان
قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔0321-4481214,042-37314311

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔سیرتِ معصومینؑ۔احسن المقال جلد اوّل

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثقۃ المحدثین آقائی شیخ عباس قمی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا غلام رضا ناصر نجفی

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔فضل عباس سیال (الحمد گرافکس لاہور)

سال اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔2012ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

ہدیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملنے کا پتہ

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

فون نمبرز۔ 0321-4481214,042-37314311

پانچواں باب

ولادت وشہادت مظلوم ہستیوں کے سردار حضرت ابا عبداللہ الحسین صلوات اللہ علیہ کی ، ولادت وشہادت کی تاریخ کا بیان ، اس میں چار مقصد اور ایک خاتمہ ہے۔

پہلا مقصد:

حضرت کی ولادت کا بیان اور آپ کے کچھ فضائل ومناقب اور آپ پر گریہ کرنے کا ثواب اور آپ کی شہادت کے متعلق روایات واخبار، اس میں چار فصول ہیں۔

پہلی فصل

حضرت کی ولادت باسعادت کے بیان میں مشہور یہ ہے کہ حضرت کی ولادت مدینہ منورہ میں تین ماہ شعبان کو ہوئی اور شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ قاسم بن علاء ہمدانی وکیل امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف توقیع شریف آئی کہ ہمارے مولا و آقا جمعرات کے دن تین ماہ شعبان کو پیدا ہوئے پس اس دن دورزہ رکھو اور یہ دعا پڑھو" **اللھم انی اسئلك بحق المولود فی ھذا الیوم ۔الخ**" اور ابن شہر آشوب نے ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت ان کے بھائی امام حسنؑ کی ولادت کے دس مہینہ بیس دن بعد واقع ہوئی اور وہ دن منگل یا جمعرات کا تھا، پانچویں ماہ شعبان ۴ھ ہجری تھی اور فرماتے ہیں کہ حضرت اور آپ کے بھائی کے درمیان مدت حمل چھ مہینے تھی، سید بن طاؤس شیخ ابن نما اور شیخ مفید نے کتاب ارشاد میں بھی حضرت کی ولادت پانچ شعبان ذکر فرمائی ہے اور شیخ مفید نے مقنعہ میں شیخ تہذیب میں اور شہید نے دروس میں آٹھ ماہ ربیع الاول ذکر فرمایا ہے اور اسی قول کے ساتھ درست بیٹھتی ہے، کافی کی وہ روایت جو حضرت صادقؑ سے ہے کہ حسن وحسین علیہم السلام کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ ہے اور ان دونوں بزرگوں کی ولادت کے درمیان کی مدت چھ ماہ اور دس دن تھی ۔(**واللہ العالم**)

خلاصہ یہ کہ آپ کی ولادت کے دن میں بہت اختلاف ہے، باقی رہی آپ کی ولادت کی کیفیت تو شیخ طوسیؒ اور دوسرے اعلام نے سند معتبر کے ساتھ امام رضاؑ سے نقل کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو رسول اکرمؐ نے اسماء

بنت عمیس سے فرمایا، اے اسماء میرے بیٹے کو میرے پاس لے آ، اسماء کہتی ہے کہ میں حضرت کو سفید پارچہ میں لپیٹ کر حضرت رسالت مآب کی خدمت میں لے آئی، آپ نے انہیں لے کر اپنی گود میں لیا اور ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی پھر جبریلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا کہ خداوند عالم آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے چونکہ علیؑ کی نسبت آپ سے وہی ہے جو ہارونؑ کی موسیٰ سے تھی لہذا اس کا نام ہارون کے چھوٹے بیٹے والا رکھیں جو کہ شبیر ہے، اور چونکہ آپ کی زبان عربی ہے لہذا اس کا نام حسینؑ رکھیں، پس رسول خداؐ نے اسے اٹھایا، بوسہ دیا اور رونے لگے اور فرمایا تجھے مصیبت عظیم درپیش ہے خدایا اس کے قتل کرنے والے پر لعنت بھیج، پھر فرمایا اے اسماء یہ بات فاطمہؑ کو نہ بتانا، جب ساتواں دن ہوا تو حضرت رسول کرامؐ نے فرمایا، میرے بیٹے کو لے آؤ، جب میں لے گئی تو سیاہ وسفید رنگ کا گوسفند اس کے لئے عقیقہ کیا، اس کی ایک ران دائی کو دی اور اس کا سر منڈوایا، بالوں کے برابر چاندی صدقہ کی اور خلوق خوشبو اس کے سر پر ملی پھر اسے اپنے زانو پر بٹھایا اور فرمایا اے اباعبداللہؑ کس قدر بوجھل ہے میرے لئے تیرا قتل ہونا، پھر بہت روئے، اسماء نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیسی خبر ہے جو آپ نے بچہ کی ولادت کے دن بتائی اور آج بھی فرما رہے ہیں اور گریہ بھی کرتے ہیں، حضرت نے فرمایا میں اس فرزند دلبند پر روتا ہوں کہ جسے بنی امیہ کا کافر وظالم گروہ قتل کرے گا، خدایا انہیں میری شفاعت نصیب نہ کرے اسے ایک شخص قتل کرے گا جو میرے دین میں رخنہ ڈالے گا اور جو خداوند عظیم کا منکر ہوگا، پھر عرض کیا خدایا میں تجھ سے اپنے ان دونوں فرزندوں کے حق میں وہ سوال کرتا ہوں جو ابراہیمؑ نے اپنی ذریت کے حق میں کیا تھا، خدایا تو ان دونوں کو دوست رکھ اور ہر اس شخص کو دوست رکھ جو ان کا دوست ہو اور لعنت کر ہر اس شخص پر جو ان کا دشمن ہو، اتنی لعنت جو آسمان وزمین کو پر کر دے، شیخ صدوق اور ابن قولویہ اور دوسرے علماء حضرت صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو خداوند عالم نے جبریلؑ کو حکم دیا کہ ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ زمین پر جا کر حضرت رسول اکرمؐ کو میری طرف سے اور اپنی طرف سے مبارک باد کہو، جب جبریل آرہے تھے تو ان کا گزر دریا کے ایک جزیرہ میں ایک ملک کے پاس سے ہوا جس کو فطرس کہتے تھے اور وہ حاملین عرش الٰہی میں سے تھا کسی وقت خدا نے اسے کوئی حکم دیا تھا جس میں اس سے کچھ سستی ہوگئی، پس خداوند عالم نے اس کے پر وبال توڑ ڈالے اور اسے جزیرہ میں پھینک دیا، پس فطرس نے سات سو سال وہاں خدا کی عبادت کی اس دن تک جس دن امام حسینؑ پیدا ہوئے اور ایک دوسری روایت ہے کہ خداوند عالم نے اسے اختیار دیا، عذاب دنیا اور آخرت کے درمیان اس نے عذاب دنیا کو اختیار کیا، پس خداوند عالم نے اسے اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں پر اس جزیرہ میں معلق کر دیا اور وہاں سے کوئی جانور نہیں گزر سکتا تھا اور مسلسل اس کے نیچے سے دھواں اور بدبو نکلتی رہتی تھی، جب اس فرشتہ نے دیکھا کہ جبریل ملائکہ کے ساتھ نیچے اتر رہے ہیں اس نے جبرئیل سے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے، جبریلؑ نے کہا چونکہ خداوند عالم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک نعمت عطا فرمائی ہے لہذا مجھے بھیجا ہے کہ میں ان کو جا کر اس کی مبارکباد دوں، فطرس نے کہا کہ جبرئیلؑ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو، شاید آنحضرتؐ میرے لئے دعا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے درگزر فرمائے، پس جبرئیلؑ نے اسے اپنے ساتھ لے لیا اور جب جبرئیلؑ